Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون : ۴۴۹

(ایڈیٹر) نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

جلد ۳۹/۷۴ | منگل ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ ، ۲۸ نبوت ۱۳۶۸ہش ، ۲۸ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۷۰

جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بعد اصلاح

"غیروں میں سے جو گندے ہوں ۔ شرابی کبابی یا اور گناہوں میں ملوّث ہوں جب وہ احمدیت میں داخل ہوں وہیں تطہیر کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور ایسا آدمی جو جماعت میں داخل ہو اور اس سے پہلے گندا ہو یقیناً جماعت میں داخل ہونے کے بعد اصلاح شروع کر دیتا ہے "۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ ۔ الفضل ۲۶ ۔ نومبر ۱۹۸۹ء)

اِرشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ

" ایک دفعہ حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ۔ آپ اندر ایک حجرہ میں تھے ۔ حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی ۔ آپؐ نے اجازت دیدی ۔ حضرت عمرؓ نے آکر دیکھا کہ صف کھجور کے پتّوں کی آپؐ نے بچھائی ہوئی ہے اور اس پر لیٹنے کی وجہ سے پیٹھ پر نشان کے داغ لگے ہوئے ہیں ۔ گھر کی جائیداد کی طرف حضرت عمرؓ نے نظر کی تو دیکھا کہ ایک گوشہ میں تلوار لٹکی ہوئی ہے ۔ یہ دیکھ کر اُن کے آنسو جاری ہو گئے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے عمرؓ تو کیوں رویا؟ عرض کی کہ خیال آتا ہے کہ قیصر و کسریٰ جو کافر ہیں ان کے لئے کس قدر تنعم اور آپؐ کے لئے کچھ بھی نہیں ۔ فرمایا ۔ میرے لئے دنیا کا اسی قدر حصّہ کافی ہے کہ جس سے میں حرکت کر سکوں ۔ میری مثال یہ ہے کہ جیسے ایک مسافر سخت گرمی کے دنوں میں اونٹ پر جا رہا ہو اور جب سورج کی تپش سے بہت تنگ آوے تو ایک درخت کو دیکھ کر اس کے نیچے ذرا آرام کر لیوے اور جو نہی کہ ذرا پسینہ خشک ہو پھر اُٹھ کر چل پڑے ۔ تو یہ اسوۂ حسنہ ہے "۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۷۵ تا ۳۷۷)

چک سکندر میں جماعت احمدیہ کے افراد کو مذہب بدلنے کا الٹی میٹم

احمدیّت نہ چھوڑنے کی صورت میں سرِعام قتل کر دینے کی دھمکی

حکّام اور اہلِ درد سے مذہبی تشدّد کی خوفناک صورت کو روکنے کی اپیل

جماعت احمدیہ کے ترجمان مکرم راجہ غالب احمد صاحب کی پریس کانفرنس

جماعت احمدیہ کے نمائندہ مکرم راجہ غالب احمد صاحب نے کہا ہے کہ چک سکندر ضلع گجرات میں احمدیوں کو جبر و تشدّد کے ذریعے اپنے مذہب سے منحرف کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے ۔ مقامی مولوی امیر محمد نے احمدیوں کو الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ مسجد میں آکر سرِعام احمدیّت سے انحراف کا اعلان کر دیں ورنہ ان کو یا تو سرِعام تہہ تیغ کر دیا جائے گا یا گولی سے اڑا دیا جائیگا۔

مکرم راجہ غالب احمد صاحب نے لاہور کے ایک ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چک سکندر کے تازہ ترین حالات بیان کئے ۔

انہوں نے کہا کہ قومی پریس کے معزز نمائندگان کو بخوبی علم ہے کہ چار ماہ پیشتر ۱۶ ۔ جولائی کو عید الاضحیٰ کے دوسرے دن چک سکندر کے موضع میں نہائت بے دردی کے ساتھ تین احمدی احباب کو جن میں ایک نوعمر بچّی بھی شامل تھی موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے ۔ تقریباً ۸۰ کے قریب گھروں کو جلایا گیا اور کھلے بندوں لوٹا گیا ۔ اور دس افراد کو شدید زخمی کیا گیا ۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں تقریباً ایک سو کے قریب احمدی خاندان چک سکندر سے جبراً نکال دیئے گئے ۔ اور وہ ابھی تک بے سروسامانی اور ناگفتہ بہ حالات میں سنگین مشکلات سے دوچار ہیں ۔ اُن کو اپنے گھروں میں واپس آنے کی اجازت نامعلوم کن وجوہات کی بناء پر مقامی انتظامیہ نہیں دے رہی اور نہ ہی اُن کے گھروں کے تعمیر کرنے کے لئے کوئی اقدام کرنے کی کسی کو اجازت دی جا رہی ہے ۔

مکرم راجہ صاحب نے کہا کہ اس ضمن میں تازہ ترین یہ اطلاع آئی ہے کہ مقامی مولوی محمد امیر نے چک سکندر میں مقیم چند نہائت ضعیف العمر اور ناتواں احمدی مرد اور عورتوں کو ۲۰ ۔ نومبر ۱۹۸۹ء کو یہ الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ اُس کے سامنے حاضر ہو کر مسجد میں اپنے عقائد سے تائب ہونے کا اعلان کریں ۔ نہیں تو انہیں برسرِعام یا تو تہہ تیغ کر دیا جائے گا ۔ یا گولی کا نشانہ بنایا جائے گا ۔ (دین میں جبر کی اس سے زیادہ اور کیا سنگین مثال ہو سکتی ہے) اسی مولوی کی سربراہی میں ۱۶ ۔ جولائی کو تین احمدی احباب کو قتل کیا گیا تھا ۔ اس کا نام ایف آئی آر میں سرِفہرست ہے ۔ لیکن پچھلے چار ماہ سے اس شخص کو پولیس نے اور مقامی انتظامیہ نے مذہبی منافرت پھیلانے کی کھلی چھٹّی دے رکھی ہے ۔ اور اُس کے خلاف کسی قسم کی کوئی قانونی کارروائی نہیں کی گئی ۔ اور وہ دن بدن زیادہ اشتعال انگیزی پیدا کر رہا ہے ۔

مکرم راجہ صاحب نے کہا کہ کچھ دن پہلے مورخہ ۶ ۔ نومبر کو چک سکندر میں دس احمدی احباب کے گھروں کا سامان اِسی محمد امیر کی نگرانی میں برسرِعام نیلام کر دیا گیا ۔ اِن احمدی احباب کے سامان کی یہ نیلامی پولیس کی موجودگی میں عمل میں آئی ہے ۔ یاد رہے کہ ۱۶ ۔ جولائی سے چک سکندر میں پولیس مسلسل تعینات رہتی ہے ۔ اب بھی تقریباً پچاس کے قریب پولیس والے چک میں موجود رہتے ہیں ۔ اور کسی احمدی کو بھی اپنے گھر واپس جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی ۔ اور نہ ہی کسی اور کو اُن کے مکانات کی مرمّت یا

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸ نبوت ۱۳۶۸ ہش ۔ ۲۸ نومبر ۱۹۸۹ء

احمدیّت کا نفوذ

یہ تو ممکن ہے کہ یہاں ، وہاں ، کسی بھی جگہ پر ــــ پاکستان ہو یا پاکستان سے باہر ــــ کسی ایک احمدی کو احمدیت سے منحرف کروا لیا جائے، از خود بھی کسی کی سوچ بدل سکتی ہے ۔ کسی کے عقیدے میں دراڑ پڑ سکتی ہے اور اسے کوئی لالچ دے کر یا کوئی غلط بات سمجھا کر احمدیت سے منحرف کر دیا جائے ۔ لیکن کیا دنیا والے یہ نہیں دیکھتے کہ اگر اس وقت احمدیہ جماعت کے افراد دنیا بھر میں ایک کروڑ سے بھی زیادہ ہے تو یہ کہاں سے آئے ہیں ، اور ان کی تعداد جو بڑھ رہی ہے تو یہ کس طرح بڑھ رہی ہے ۔ یہ بھی تو آخر دوسرے مذاہب چھوڑ کر ہی احمدیت میں داخل ہوئے ہیں ۔ حال ہی میں مغربی افریقہ کے ایک ملک میں ہزاروں ہزار آدمی احمدیت میں داخل ہوئے ہیں ۔ اور ان ہزاروں ہزار کی تعداد سُرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے ۔ وہ وقت دُور نہیں جب لاکھوں کی تعداد ــــ ایک ایک علاقے میں ــــ داخل ہونگے ۔ اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ایک آدمی ہو تو اس کے متعلق تو کہا جا سکتا ہے کہ کسی نے اسے سمجھا کر اپنی طرف کر لیا ۔ جب ہزاروں ہزار آدمی احمدیت میں داخل ہوں تو ان سب کو تو خدا تعالےٰ ہی سمجھا سکتا ہے ۔ ان سب کے دِلوں کو بدلنا اور ان کی سمجھ میں وہ باتیں ڈالنا جو احمدیت دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے صرف اور صرف خدا تعالےٰ ہی کا کام ہو سکتا ہے ۔ انسانی کوشش اتنے افراد کو خیال اور عقیدہ بدلنے پر مائل کرنا چاہے تو سینکڑوں سال چاہئیں ۔

احمدیت کے ساتھ شروع ہی سے اللہ تعالےٰ کا یہ سلوک رہا ہے ۔ اور یہ سلوک کتنا محبّانہ اور مشفقانہ ہے ۔ کہ وہ خود ہی لوگوں کے دِلوں کو بدلتا چلا جاتا ہے ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حین حیات میں بھی بعض دِنوں میں بیعت ہزاروں کی تعداد میں ہو جاتی تھی ۔ بات آگے بڑھی تو افریقہ کے ممالک میں اور انڈونیشیا میں بھی لوگ احمدیت میں یوں داخل ہوئے جیسے فوجیں چلی آ رہی ہیں ۔ اور پھر اگر کوئی شخص احمدیت چھوڑ جائے تو اللہ تعالےٰ کی غیرت اور بھی زیادہ احمدیت کی مدد کرتی ہے اور تیزی کے ساتھ لوگ احمدیت میں داخل ہونا شروع ہو جاتے ہیں ۔ یہ عمل جاری ہے اور خدا نے چاہا تو جاری رہے گا ۔

کل ایک شخص نے مجھ سے کہی یہ راز کی بات
جو بے ضمیر ہے اس کی نہ مرگ ہے نہ حیات
اگر جیئے تو یہ جینا ذلیل کرتا ہے
مَرے تو مل نہیں سکتا اسے سکونِ نجات

ابوالاقبال

آنکھوں سے کربِ رُوح کا کیونکر عیاں نہ ہو
"ممکن نہیں کہ آگ جلے اور دُھواں نہ ہو"

جینے کا لُطف جب ہے کہ ہر غم کے باوجُود
محرُومیاں ہزار ہوں دِل نوحہ خواں نہ ہو

یا رب ہو خیر میرے چمن کے نظام کی
موجُود اگر نہیں ہے مرا آشیاں نہ ہو

طُوفاں سے کم نہیں مرے ساحل کا خلفشار
طُوفاں سے آشنا ابھی موجِ رواں نہ ہو

گُم گشتہ قافلوں کی خبر کس سے پُوچھئے
کِس کو خبر ہے ۔ کون کہاں ہو ۔ کہاں نہ ہو

احساسِ مرگ ہو نہ کبھی زندگی شناس
اندیشۂ حیات ۔ اگر درمیاں نہ ہو

ثاقبؔ ہیں زندگی میں کڑی آزمائشیں
کوئی شِکن جبیں پہ دمِ اِمتحاں نہ ہو

ثاقبؔ زیروی

ذہین اور مستحق طلبہ کیلئے وظائف کی سکیم "ادائیگی حقوق طلبہ"

کا

مختصر تعارف

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ۱۹۸۰ء میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے تعلیمی وظائف کی ایک سکیم کا اعلان فرمایا ۔ یہ سکیم "وظائف ادائیگی حقوق طلبہ" کہلاتی ہے ان وظائف کی رقوم صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے ادا کی جاتی ہیں ۔ یہ وظائف نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ ربوہ جاری کرتی ہے ۔ اس کے مختصر قواعد و ضوابط مندرجہ ذیل ہیں ۔

I ۔ وظائف کا فیصلہ طلبہ و طالبات کی تعلیمی کارکردگی اور ان کے والدین کی اقتصادی حالت کو مدِّنظر رکھ کر کیا جاتا ہے اور حسب توفیق صرف اسی قدر امداد دی جاتی ہے جو کسی طالبعلم کے حالات اور درجہ تعلیم کے لحاظ سے ضروری ہو ۔

II ۔ درخواست امیدوار اور اس کے والد کی طرف سے مطبوعہ فارم پر متعلقہ امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ وصول کی جاتی ہے ۔

III محکمہ تعلیم بورڈ یا یونیورسٹی کے سالانہ امتحان میں کم از کم ساٹھ (۶۰) فیصد نمبر حاصل کئے ہوں ۔

ناظر تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

حقیقی امن کے قیام کا ذریعہ

احمدیہ جماعت اپنی تعداد اور محدود ذرائع کے لحاظ سے ایک چھوٹی اور غریب سی جماعت ہے ۔ تاہم خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت کو ہمیشہ ایسی قیادت حاصل رہی ہے جو خدائی تائید و نصرت کی وجہ سے محیر العقول کارنامے سرانجام دیتی رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ جنہیں خدا تعالےٰ پر پورا یقین و توکل نہیں ہوتا وہ جماعت کی کامیابیوں کے پیچھے کسی خفیہ انسانی ہاتھ یا طاقت کی تلاش کی کوشش ناکام میں لگے رہتے اور اس طرح بالواسطہ احمدیہ ترقیات کا اقرار کرتے رہتے ہیں ۔

حضرت فضل عمر کے زمانہ کی بات ہے "انٹرنیشنل ورلڈ پیس ڈے" (بین الاقوامی یوم امن) منانے کے لئے جاپان کی ایک انجمن نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ جماعت احمدیہ بھی قیام امن کی کوشش میں شریک ہو اور اس اہم مقصد کیلئے ایک معیّن دن مقرّر کرکے دعائیں کریں ۔ حضور نے حلف الفضول کے جذبہ رُوح سے کام لیتے ہوئے دنیا بھر کی جماعتوں کو ہدایت کی کہ وہ ۲ ، اگست ۱۹۵۲ء بروز جمعہ قیام امن کے لئے دعا کریں ۔ عام رہنمائی کے لئے حضور نے ایک نہایت جامع دعا مندرجہ ذیل الفاظ میں تجویز فرمائی ۔

"اے خدا ہمیں سیدھا رستہ دکھا ۔ ایسا رستہ جس پر مختلف اقوام کے چنیدہ لوگ جنہوں نے تیری رضامندی کو حاصل کر لیا تھا چلے تھے ۔ ہمارے ارادے پاکیزہ ہوں ۔ ہماری نیتیں درست ہوں ۔ ہمارے خیالات ہر بدی سے پاک ہوں ۔ ہمارے عمل ہر قسم کی کجی سے منزہ ہوں ۔ سچائی اور صداقت کے لئے ہم اپنی ساری خواہشات اور رغبتیں قربان کر دیں ۔ ایسا انصاف جس میں رحم ملا ہوا ہو ہمارے حصہ میں آئے اور ہم تیرے ہی فضل سے دنیا میں سچا امن قائم کرنے والے بن جائیں ۔ جس طرح کہ تیرے برگزیدہ بندوں نے دنیا میں امن قائم کیا اور تو ہمیں ایسے کاموں سے محفوظ رکھ جن کی وجہ سے تیری ناراضگی حاصل ہوتی ہے ۔ اور تو ہمیں اس بات سے بچا کہ ہم جوشِ عمل سے اندھے ہو کر ان فرائض کو بھول جائیں جو تیری طرف سے عائد ہوتے ہیں اور ان طریقوں سے بے راہ ہو جائیں جو تیری طرف لے جاتے ہیں" ۔

مذکورہ بالا انجمن کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر الفریڈ ڈبلیو مارکر نے حضور کی یہ دعا اپنے ہیڈ کوارٹر (جاپان) بھجوائی جہاں سے الفا کے ماہنامہ میں تعریفی کلمات کے ساتھ شائع کی گئی اور حضور کی خدمت میں مذکورہ رسالہ اور کچھ اور لٹریچر بھی بھجوایا گیا ۔ حضور نے ان کے لٹریچر کی رسیدگی سے مطلع کرتے ہوئے انہیں مندرجہ ذیل جواب دیا جس میں قیام امن کے سلسلہ میں دینِ فطرت کے اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں اس بہترین طریق پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی ۔

"۔۔۔۔۔۔ یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ امن عالم کے قیام کیلئے جو میری دعا کے متعلق تجویز تھی وہ آپ کے اخبار میں شائع ہوئی ہے ۔ حقیقتاً دنیا اس بات کی محتاج ہے کہ اس کے اندر سچا امن پیدا کیا جائے لیکن سچا امن کبھی بھی روحانیت کے درست ہوئے بغیر قائم نہیں ہو سکتا ۔ دنیا کوشش کر رہی ہے کہ ہتھیاروں کے ساتھ صلح کو قائم رکھے ۔ قانون کے ساتھ صلح کو قائم رکھے یا عقل کے ساتھ صلح کو قائم رکھے لیکن یہ تینوں چیزیں ناقص ہیں گو اپنے اپنے دائرہ میں ضروری ہیں ۔ یہ تینوں چیزیں جب تک رُوحانیت کے ساتھ نہ ملیں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا ۔ ہتھیاروں کے ساتھ اس لئے امن قائم نہیں رکھا جا سکتا کہ ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو جاتی ہے اور پھر یہ عادت ایسی پڑ جاتی ہے کہ صلح کے بعد صلح کرانے والی قومیں ہتھیار جمع کرتی چلی جاتی ہیں کیونکہ اپنے ہمسایہ سے ڈرنے کی عادت انہیں پڑ جاتی ہے اور کافی ہتھیاروں کے بغیر ان کے دل اطمینان نہیں پاتے ۔ قانون اس لئے امن قائم نہیں کر سکتا کیونکہ قانون ظاہر پر حکومت کرتا ہے باطن پر نہیں اور عقل اس لئے امن قائم نہیں کر سکتی کہ عقل اخلاق کے تابع نہیں ہوتی وہ یہ دیکھتی ہے کہ میرا یا میرے دوست کا فائدہ کس میں ہے وہ یہ نہیں دیکھتی کہ بعض ظاہری فائدے باطنی نقصان کا موجب ہوتے ہیں اور قریب کی دوستی بعید کو خراب کر دیتی ہے ۔ لیکن رُوحانیت ہی ایک ایسی چیز ہے جو کہ انسان کو دائمی طور پر نیکی کی طرف مائل رکھتی ہے ۔ کیونکہ روحانیت نام ہے جذبات کے اخلاقی رنگ میں ڈھلنے کا اور جب جذبات اخلاقی رنگ میں ڈھل جائیں تو لازمًا عقل بھی ان کے ساتھ ہوتی ہے اور ایک ایسا دوام پیدا ہو جاتا ہے جس کو کوئی لالچ یا کوئی حرص یا کوئی خوف اپنے مقام سے ہلا نہیں سکتا ۔

مجھے خوشی ہے کہ آپ مذہب کی طرف متوجہ ہیں لیکن مَیں آپ کو ہوشیار کرنا چاہتا ہوں کہ مذہب چند ظاہری باتوں کا نام نہیں ۔ مذہب تو خدا تعالیٰ سے عملی تعلق کا نام ہے اور یہ عملی تعلق (دین حق) کے سوا آج کہیں نہیں پایا جاتا ۔ پس مَیں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ (دین حق) کا مطالعہ کریں اور اس کے عملی پہلو پر غور کریں کہ وہ خدا تعالےٰ سے اسی دنیا میں ملا دیتا ہے اور انسان کو ایسی طاقت بخش دیتا ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومتیں اور زلزلے بھی اس کو فنا نہیں کر سکتے ۔ دلیلیں اس دنیا میں کام نہیں دے سکتیں ۔ انسان نے دلیلوں کو اپنے فائدہ کے لئے بدل دیا ہے ۔ صرف خدا تعالیٰ کا ہاتھ اس دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے اور لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دُور کر سکتا ہے ۔

پس مَیں آپ کو دعوت دیتا ہوں زندہ خدا کی طرف جو آج بھی دنیا پر اسی طرح حکومت کر رہا ہے جس طرح وہ پرانے زمانوں میں حکومت کیا کرتا تھا ۔۔۔ خدا آج بھی وہی خدا ہے اور آج بھی اسے وہی طاقتیں ظاہر کرنی چاہئیں جن طاقتوں کو وہ پہلے زمانہ میں ظاہر کرتا تھا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ اب بھی ویسے ہی کرتا ہے ۔ صرف صحیح ذریعہ کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے ۔ اور اس کے سب سے آخر میں بھیجے ہوئے مذہب کے صحیح طور پر مطالعہ کی ضرورت ہے" ۔

اخبارات سے

یہ پاکستان ہے

- چین پاکستان میں ایٹمی بجلی گھر تعمیر کرے گا ۔
- پاکستان میں نظامِ تعلیم کو بامقصد نہیں بنایا جا سکا ۔ (صدر اسحاق)
- جی ایم سید کے خلاف مقدمہ عدالت میں پیش کر دیا گیا ۔
- جتوئی نے بے نظیر کو مناظرے کا چیلنج دے دیا ۔
- صدر اور وزیرِ اعظم متنازعہ معاملات طے کرنے کے فارمولے پر متفق ہو گئے ۔
- وسیع البنیاد حکومت کے مسئلے پر پیپلز پارٹی کا ولی خاں اور جونیجو سے رابطہ ۔
- وزیرِ اعظم کی طرف سے غلطیوں کا اعتراف صحت مند علامت ہے (عابدہ حسین)
- آزاد کشمیر نے بھی اپنا بنک قائم کرنے کا اعلان کر دیا ۔ (سردار سکندر حیات)
- آٹھویں ترمیم باہمی افہام و تفہیم یا نئے انتخابات سے ہی ختم ہو سکتی ہے
- اسلامی اتحاد کو مسلم لیگ کے ہاتھ میں کھلونا نہیں بننے دیں گے ۔ (جمعیت مشائخ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتاب کا نام "مسلمان: امن کا شہزادہ"

مصنف محمد سلیم ملک

کتاب کی قیمت : ۱۶ روپے اور
ملنے کا پتہ : لائن آرٹ پریس شاہراہ قائد اعظم لاہور۔
مسٹر بکس سپر مارکیٹ اسلام آباد
ورائٹی بک سٹال اے بی سی بک روڈ راولپنڈی۔

کتاب کا آغاز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تین ارشادات سے کیا گیا ہے

(۱) خدا تعالیٰ کے بندوں میں سے بعض ایسے بندے جن پر انبیاء و شہداء بھی رشک کرتے ہیں اس پر صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون ہیں تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو صرف خدا تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں۔ مال یا رشتہ داری اس محبت کا موجب نہیں ہوتی۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان کے چہرے منور ہوں گے وہ نورانی منبر پر بیٹھے ہوں گے۔ دوسری ان کی علامت یہ ہے کہ جب لوگوں پر خوف آتا ہے تو وہ نڈر ہوتے ہیں اور جب لوگ اپنی گذشتہ باتوں پر جزع فزع کر رہے ہوتے ہیں تو وہ امن میں ہوتے ہیں۔

(۲) مخلوق ساری کی ساری اللہ کا گھرانہ ہے پس سب سے زیادہ خدا کو پیارے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ اس کے گھرانے کے لئے نفع پہنچانے والے ہیں۔

(۳) وہ ہم میں سے نہیں جو نسل قوم، زبان و علاقہ کے تعصب کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اور اسی تعصب کی حالت میں اس دنیا سے چلا جائے۔

کتاب میں کچھ اچھی باتوں کا ذکر ہے اور کچھ بری باتوں کا، اور دونوں قسم کی باتیں مذہب کے حوالے سے کی گئی ہیں۔ اچھی باتیں کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور بری باتوں سے گریز کی۔ آخری صفحات میں قائد اعظم محمد علی جناح کے مختلف امور اور زندگی کے مختلف شعبوں کے متعلق ارشادات نقل کئے گئے ہیں۔

حرف آغاز میں اور باتوں کے علاوہ مصنف نے لکھا ہے۔ اس وقت امن، صلح، سلامتی اور آشتی دنیا کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا خود انسان۔ آدم کے دو بیٹے ہابیل اور قابیل تھے۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ یہ آسمان کے نیچے پہلا انسانی خون تھا۔ جو اس طرح بہایا گیا۔ اب قاتل بھائی کے دل میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کہ وہ اپنے مقتول بھائی کی لاش کا کیا کرے اتنے میں ایک کوا آیا اس نے زمین میں ایک گڑھا کھودا اور مردہ کوے کو اس میں دفن کر دیا۔ قابیل نے کوے سے سیکھ کر اپنے بھائی کو دفن کر دیا پہلا مقتول دفن تو ہو گیا۔ لیکن اس روز جو انسانی خون بہایا گیا تھا وہ ابھی تک بہہ رہا ہے۔ اس کی سرخی، روانی اور طغیانی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے روم و ایران مصر چین اور ہندوستان کی قدیم تاریخیں انسانی خون سے سرخ دکھائی دیتی ہیں۔ وقت کے ساتھ انسانی خون کے اس دھارے میں شدت و سرعت و وسعت آتی گئی۔ آئیے ذرا ماضی قریب میں جھانکتے ہیں

یہ جرمنی فرانس آسٹریا اور سویڈن وغیرہ کے درمیان خونی ڈرامے کا سین ہے۔ یہ ڈرامہ ۱۶۱۸ تا ۱۶۴۸ (تیس سال) تک کھیلا گیا اس میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ آدمی مارے گئے۔ امریکی خانہ جنگی میں ۳ لاکھ شمالی ریاستوں کے اور ۵ لاکھ جنوبی ریاستوں کے انسان مارے گئے اس خونی ڈرامے پر ۱۷ کروڑ پونڈ خرچ ہوئے۔ پہلی عالمی جنگ میں ایک کروڑ آدمی ہلاک اور دو کروڑ زخمی ہوئے جنگ کے باعث پھیلنے والے انفلوئنزا نے مزید ایک کروڑ انسان موت کے منہ میں دھکیل دیئے دوسری جنگ عظیم کے مقتولین کی تعداد دو کروڑ سے زائد تھی۔ اس خونی ڈرامے کو کمال یا عروج پر پہنچنے سے روکنے کے لئے کوشش بھی آدم کے بیٹوں نے ہی کی۔ لیگ آف نیشنز قائم کرنے اور اس کی ناکامی کے بعد اقوام متحدہ کی شکل میں لیکن خون کا یہ دریا رواں دواں ہے۔ کبھی ویت نام سے کبھی ایران و عراق سے کبھی فلسطین سے کبھی کشمیر کی پہاڑیوں سے کبھی افغانستان کی وادیوں سے خون کے اس دریا کی روانی و طغیانی کو اولاد آدم قائم رکھے ہوئے ہے۔

مصنف پاکستان کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں اس وقت وطن عزیز، پاکستان، دوہرے خطرے میں گھرا ہوا ہے۔ بیرونی طور پر اسے روس و بھارت سے خطرہ ہے۔ جنہوں نے اسے اس کے مشرقی بازو سے محروم کر دیا تھا۔ اس موقعہ پر اندرا گاندھی نے کہا تھا ہم اپنی سرحد پر کسی نظریاتی مملکت کو برداشت نہیں کریں گے۔ اس میں واضح دھمکی ہے۔ پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی۔ دوسرا خطرہ اندرونی ہے۔ ہیروئن کا، چرس کا، کلاشنکوف کا، آمریت کا، مارشل لاء کا، فرقہ واریت کے عفریت کا، علاقائی، صوبائی، لسانی عصبیت کے ناسور کا۔ یہ اندرونی خطرہ بیرونی خطرے سے زیادہ دھماکہ خیز و ہلاکت انگیز ہے۔

ماضی کی ایک ہلاکت آفرینی کا ذکر یوں کیا ہے کہ ہلاکو خان نے جب بغداد پر حملہ کیا اس وقت مسلمان سلطنت کا یہ دارالحکومت شیعہ سنی فسادات کا گویا میدان جنگ بنا ہوا تھا۔ چنانچہ خلیفہ مستعصم باللہ کے شیعہ وزیر ابن علقمی نے ہلاکو خان کو بغداد پر حملے کی دعوت دی ہلاکو خان نے ۱۲۵۲ء میں بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اس نے بصرہ و کوفہ کے عظیم شہروں کو تباہ و برباد کر دیا اور پورے عراق پر قبضہ کر لیا قتل عام سے دریائے دجلہ کا پانی مسلمانوں کے لہو سے سرخ ہو گیا۔ بغداد شہر کے باہر ایک بزرگ کے پاس کچھ مسلمان دعا کے لئے حاضر ہوئے۔ بزرگ نے جواباً فرمایا۔ میں کیا کروں۔ جب میں خدا سے دعا کرتا ہوں تو مجھے غیب سے ندا آتی ہے۔ اے کافرو! فاسق و فاجر مسلمانوں کو قتل کر دو۔

حالانکہ شیعہ سنی فساد کی نہ بنیاد ہے نہ جواز۔ جو واقعات و حالات ہم سے پہلے گذر چکے ان کا ہم اگر فیصلہ کرنے میں آج کامیاب بھی ہو جائیں تو ماضی کی غلطیوں کی تلافی آج کیونکر ہو سکتی ہے۔

قائد اعظم کے ارشادات سے پہلے کتاب کا آخری حصہ "اسلام پر جبر کا الزام" کے عنوان سے ہے۔ یہ الزام قتل مرتد کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ مصنف کہتے ہیں "سارے قرآن میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ ارتداد کے معنے ٹوٹ جانے کے ہیں شروع اسلام میں جو کفار یا مشرک اسلام میں داخل ہو کر اپنے پرانے مذہب میں واپس چلے جاتے تھے وہ مرتد کہلاتے تھے۔ آج اگر کوئی مسلمانوں میں سے عیسائی یا ہندو ہو جائے تو یہ عقیدے کی تبدیلی کہلائے گی۔ اسی طرح سے شیعہ سے سنی یا سنی سے شیعہ ہو جانے والا مرتد نہیں ہے کیونکہ وہ صرف مکتب فکر یا فقہ تبدیل کرتا ہے۔ باقی اس کے دین کی بنیادیں وہی اسلامی ہیں۔ نماز روزہ زکوٰۃ حج کلمہ قبلہ وغیرہ۔ آغاز اسلام میں حربی اور باغی مرتدوں کو قتل کیا گیا ہے اور ایسے لوگوں کی سزا ہر ملک اور ہر زمانے میں یہی ہے۔ اور یہ سیاسی معاملہ ہے۔ اگر ہر فرقہ دوسرے کو کافر مرتد اور واجب القتل قرار دے رہا ہو تو عملی شکل کیا بنے گی۔ بات بالکل صاف اور واضح ہے۔ اس وقت کوئی فرقہ بھی کفر کے فتوے سے محفوظ نہیں ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے عیسائی یا یہودی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اب اگر مرتد کی سزا قتل ہو تو تمام دنیا کے غیر مسلم مرتد کے زمرے میں آ کر تہ تیغ بے دریغ ہوں گے۔ اس لئے اصل بات یہی ہے کہ اسلام میں ضمیر اور عقیدے کی آزادی ہے۔ جبر و اکراہ کے عقیدے درست نہیں۔ ان کو عمل کی دنیا میں لا کر قرآن علم اور عقل کی روشنی میں دیکھیں۔ تو یہ ناقابل عمل ہیں قتل مرتد پر عمل کرنے سے نہ صرف سارے مسلمان دنیا میں سے مٹ جائیں گے۔

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محترمہ حاکم بی بی صاحبہ

قاضی اکبر محمود۔ لاہور

ہماری والدہ حاکم بی بی صاحبہ (والدہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب) کی پیدائش ۱۸۹۷ء کی ہے۔ ان کے والد صاحب کا نام فضل احمد صاحب اور والدہ صاحبہ کا نام کرم بی بی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کے ان ناموں فضل اور کرم کی برکت سے والدہ صاحبہ کو اپنے فضل و کرم سے نوازا اور احمدیت قبول کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک لمبے عرصہ تک خدمت کی توفیق بخشی اور آخر وقت تک احمدیت اور امامت سے وابستگی رہی۔

ہمارے نانا فضل احمد صاحب محکمہ انصاف میں تعینات رہے۔ اور گوجرانوالہ کے کوچہ حاکم رائے میں رہائش رہی۔ ان کی اولاد میں والدہ صاحبہ کے علاوہ دو اور بیٹیاں تھیں۔ جو والدہ صاحبہ سے بڑی تھیں۔

والدہ صاحبہ کی شادی ۱۳/۱۴ سال کی عمر میں ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر کے دوسرے صاحبزادہ قاضی محمد اکرم صاحب سے ہوئی جو اس وقت صوبہ یو۔پی کے محکمہ پولیس میں ملازم تھے۔ اور لکھنؤ میں تعینات تھے۔ شادی کے وقت سے ہی والدہ صاحبہ احمدیت کو دل سے قبول کر چکی تھیں۔ مگر قادیان سے دور ہونے کی وجہ سے بیعت ہونے کا موقع نہ مل سکا۔

اپریل ۱۹۱۲ء حضرت حکیم نورالدین صاحب کے ارشاد کے مطابق ایک تعلیمی وفد لکھنؤ گیا۔ جس کے امیر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تھے۔ سید سرور شاہ صاحب، قاضی امیر حسین صاحب، حافظ روشن علی صاحب، سید عبدالحی عرب صاحب، اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی، آپ کے ساتھ وفد میں شامل تھے۔ صاحبزادہ صاحب نے ایک جمعہ امین آباد پارک لکھنؤ میں والد صاحب قاضی محمد اکرم صاحب کے مکان پر پڑھایا۔ والدہ صاحبہ بتایا کرتی تھیں کہ اس مبارک موقعہ پر اس تمام وفد کی دعوت انہوں نے خود پکانے کی سعادت حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے والدہ صاحبہ کو حضرت فضل عمر کی امامت کے ابتدائی دور میں ہی (اپریل ۱۹۲۴ء) ایک خواب کی بناء پر بیعت کرنے کی توفیق بخشی۔ اور آخری دم تک جماعت احمدیہ اور نظام قدرت ثانیہ کے ساتھ منسلک رہ کر سلسلہ عالیہ کی خدمت کی توفیق دی۔

جون ۱۹۳۳ء میں خاوند کی وفات کا اندوہناک صدمہ اٹھانا پڑا۔ اور آپ نے بچوں سمیت امرتسر میں رہائش رکھی۔ ۳۶-۱۹۳۵ء میں قادیان کے محلہ دارالانوار میں ایک کوٹھی تعمیر کروائی تاکہ جماعت کے ساتھ مستقل وابستگی رہے۔

۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان پر لاہور آگئیں۔ اور ایک طویل عرصہ تک لجنہ اماء اللہ لاہور میں مختلف عہدہ جات پر نہائت لگن اور پر جوش دینی جذبہ کے ساتھ بے لوث کام کیا۔ لجنہ اماء اللہ کے حلقہ ہال روڈ کی عرصہ تک صدر رہیں دریائے راوی کے ریکارڈ فلڈ ۱۹۵۷ء میں جب دریا کے پانی نے لاہور کی تمام نشیبی بستیوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر تباہی مچادی تو بے خانماں لوگوں کی مدد کے لئے مرکز کی ہدائت پر ان لوگوں کی بحالی کے لئے بہت کام کیا۔ اسی طرح ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے موقعہ پر فوجیوں کی مدد کیلئے ہلال احمر سے تعاون کرتے ہوئے سلسلہ کے حکم کے مطابق سویٹریں، روئی کی بنڈیاں تیار کروائیں اور تحائف کے بے شمار پارسلوں کے ساتھ ان کو بھجوائیں۔

۱۹۶۳ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے بہترین کام کرنے پر سند خوشنودی حاصل کی۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد سوم صفحہ ۲۲۴)

آپ بہت سے اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ اور ہر ایک کے دکھ درد اور خوشی میں ہر وقت شریک رہیں۔ آپ نے ۱۹۴۶ء میں وصیت کی اور اپنی زندگی میں ہی مکمل ادائیگی کر دی۔ آپ تحریک جدید دور اوّل میں شروع سے شامل رہیں اور وفات تک تحریک جدید کا چندہ ادا کرتی رہیں۔ آپ اپنے خاوند جو ۱۹۳۳ء میں فوت ہو گئے تھے۔ کی طرف سے بھی تحریک جدید کا چندہ دور اوّل ۱۹ سال کا ادا کر کے ان کا نام بھی سابقون الاولون میں شامل کروا دیا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ آپ نے تمام بچوں کی بہت اعلیٰ تربیت کی اور اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ کے دو بیٹے ڈاکٹر بنے، تین بیٹے انجینئر بنے۔ ایک بیٹے نے کامرس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اور بیٹی ایم اے کرنے کے بعد محکمہ تعلیم میں عورتوں کے کالج کی پرنسپل رہی۔ آپ کے سب بچے خدا کے فضل سے احمدیت کے فدائی اور نظام قدرت ثانیہ سے منسلک ہیں۔

آپ عین جوانی میں بیوہ ہو گئیں۔ مگر ہمت نہیں ہاری۔ عمر کا بقیہ حصہ جو ۵۳½ لمبے سالوں یعنی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط تھا۔ نہائت صبر شکر اور ہمت سے گزارا۔ اولاد کی تربیت کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کی آپ اپنے اعلیٰ اخلاق اور عادات کی بناء پر اپنے اور پرائے سب میں بہت ہر دلعزیز تھیں۔ آپ کو حضرت بانیٔ سلسلہ کے خاندان کے افراد کے ساتھ بے پناہ عقیدت تھی۔ اور آپ کو بھی خاندان والے بہت عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

جلسہ سالانہ کا بہت انتظار رہتا تھا اور بہت شوق سے جلسہ سننے جایا کرتی تھیں۔ ہمیں یاد نہیں کہ کسی سال بھی جلسہ سالانہ کی شمولیت سے غیر حاضری ہوئی ہو۔ قیام پاکستان سے پہلے قادیان میں اور پاکستان بننے کے بعد ربوہ میں۔

آپ کی وفات ۱۲ دسمبر ۱۹۸۶ء بروز جمعۃ المبارک نماز فجر کے وقت ہوئی۔ نماز جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں ادا کی گئی۔ اگلے دن ۱۳ دسمبر کو جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ اور بعد نماز ظہر مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔

آپ کی وفات کی اطلاع ملنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنڈن میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اور اس کے علاوہ برمنگھم اور نیویارک میں بھی نماز جنازہ غائب پڑھی گئی۔

آپ کی وفات پر لجنہ اماء اللہ لاہور نے ۲۰ دسمبر ۱۹۸۶ء کو ایک خصوصی اجلاس میں آپ کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پاس کی جس میں آپ کی لجنہ اماء اللہ کے لئے بے لوث خدمات کو سراہا گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

یاد رفتگان

یاد رفتگان کے سلسلہ میں مضامین نہائت احتیاط سے لکھنے کی ضرورت ہے، واقعاتی امور کو زیادہ مدنظر رکھا جائے، تاکہ خوبی کا اظہار واقعہ سے ہو نہ کہ محض جذبات سے۔

اس سلسلہ میں حضرت مولینا ابوالعطاءؒ صاحب جو ۱۹۷۵ء میں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) تھے نے الفضل کے ایڈیٹر صاحب کو ۲۷ اگست ۱۹۷۵ء کو تحریر فرمایا۔

" وفات یافتہ احباب کے ذکر میں اور روایات کی اشاعت میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت (امام جماعت الثالث) نے اس بارے میں خاص ارشاد فرمایا تھا ....

میرے نزدیک محترم حافظ مبارک احمد صاحب ( ) کے بارے میں جو نوٹ ۲۵ ظہور الفضل میں شائع ہوا ہے۔ وہ بہت غیر محتاط ہے۔ خصوصاً آخری کالم کے دو حصے قابل اعتراض ہیں"

آپ کی توجہ کے لئے یہ سطور لکھ دی ہیں۔

حضرت مولینا ابوالعطاء صاحب کا آج سے چودہ سال قبل کا یہ خط اس وقت شائع کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اب بھی بہت سے دوست یاد رفتگان کے سلسلہ میں مضامین لکھ رہے ہیں۔

یہ خط جملہ لکھنے والوں کی راہنمائی کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

مدیر الفضل

بقیہ: تعارف

بلکہ کفار بھی کیونکہ وہ بھی مندرجہ بالا حدیث کی رو سے پیدائشی مسلمان ہیں۔ صرف جانور زمین پر باقی رہ جائیں گے۔

دینِ کافر فکر و تدبیر و جہاد
دینِ ملا فی سبیل اللہ فساد
(اقبال)

اور اسی تحریر پر کتاب کا پہلا حصہ ختم ہوتا ہے۔ (ان۔س)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۵۳:- میں MISS. MARINI YUNIASIH D/O ANDON SUMITRO پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۸۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۱-۱-۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 36000/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ MARINI YUNIASIH D/O ANDON SUMITRO انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ANDAN SUMITRO وصیت نمبر ۲۳,۹۶۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ KASNAWI BIN DASUM. وصیت نمبر ۲۳۹۵۸۔

مسل نمبر ۲۷۱۵۴:- میں سلمیٰ غنی زوجہ عبدالرحیم غنی صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی BROOCH مع ہیرہ کے مالیتی ۲۰۰.۰۰۰/- روپے (۲) دو جوڑے طلائی چین BROOCH مالیتی ۲۷۵.۰۰۰/- روپے (۳) تین جوڑے طلائی انگوٹھیاں ۲۲۵.۰۰۰/- روپے (۴) حق مہر ۲۵۰.۰۰۰/- روپے۔ کل جائیداد ۹۵۰.۰۰۰/- روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ سلمیٰ غنی زوجہ عبدالرحیم غنی صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ حمید احمد سکار جو وصیت نمبر ۲۲۷۳۶ گواہ شد نمبر۲ عبدالرحیم غنی خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۱۹۶۹۔

مسل نمبر ۲۷۱۵۵:- میں ہادی وحی الدین ولد مکرم SURYASIN SUDI RAJA پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۸۰ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۴/۵/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ہنڈا موٹر سائیکل ماڈل ۱۹۸۲ء مالیتی ۷۵۰.۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۵.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ہادی وحی الدین انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ R.A. RIZA ADIBUDAR MA. اٹوی سدربا انڈونشیا۔ گواہ شد نمبر۲ ANDI ABRAHIM انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۱۵۶:- میں ENOH ریحانہ زوجہ انچو شمس الدین صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۱۴/۷/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر ۱۰۰.۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ریحانہ زوجہ انچو شمس الدین انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ ایچ محمد ایفنڈی ولد ایچ عبدالحمید انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ ALMAN FAJAR انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۱۵۷:- میں LIN صالحین ولد انچو شمس الدین پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت ۲۰/۱۰/۷۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۴/۷/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۰.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ LIN صالحین ولد انچو شمس الدین انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ ایچ حمید ایفنڈی GARUT انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ ALMAN FAJAR GARUT, 44112 انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۱۵۸:- میں EMAN SANUSI S/O AL-HAJ MUHMMAD SANUSI پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین برقبہ 270 مربع میٹر مالیتی ۱.۰۰۰.۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد EMAN SANUSI S/O AL-HAJ MOHAMMAD SANUSI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ MAULANA JABAR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ JUSDJA HASYIM وصیت نمبر ۲۵۴۴۶۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۱۵۹:- میں MRS. TUTI ATMIKA WIDOW OF UJANG ATMIKA پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۵-۱-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر 25000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 58900/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ TUTI ATMIKA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ڈی عبدالغنی بن ستاریہ JABAR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ DRS ISKAKD GANI بن عبدالغنی صاحب انڈونیشیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

احمد شفیق طارق ابن
محمد ادریس صاحب
باڑہ کریم پورہ محلہ جھکگی پشاور شہر

رضوانہ داؤد بنت
داؤد۔ اے نعیم صاحب
جی ۔ ۱ ۔ گلشن اقبال کراچی

مریم صدیقہ بنت شیخ بشیر احمد صاحب
ڈرائی سنٹر ریل بازار اوکاڑہ

خرم شہزاد ابن ایم علی شان ناصر صاحب
پیرانہ تحصیل پنڈی گھیب (اٹک)

عطاء المنعم احمد خان ابن
افتخار احمد خان صاحب النور کراچی

ردی ظہور ولد
ظہور احمد صاحب
۲۱/۳۶، دار الرحمت شرقی ربوہ

ناصر احمد ابن جاوید اقبال صاحب صوفی
۱۶/۳ دار الیمن غربی ربوہ

حبۃ النور بنت غفور احمد صاحب
۴/۵ دار البرکات ربوہ

اخبار احمدیہ

درخواستِ دعا

● مکرمہ عارفہ سلہری صاحبہ آف مراڑہ ضلع سیالکوٹ کا ۱۴ نومبر کو جرمنی کے ایک ہسپتال میں میجر اپریشن ہوا ہے۔

● مکرم سید عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال فیکٹری ایریا ربوہ کو گر جانے کے باعث ٹخنہ پر چوٹ آئی ہے۔

● مکرم سردار فضل الٰہی صاحب عرصہ سے بیمار ہیں اور ہائیڈل برگ (جرمن) ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

● مکرم منظور احمد صاحب چیمہ فرنکفرٹ کے ایک ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

● عزیزہ رلبقہ زاہدہ بنت مکرم عبد الرحمان صاحب شاکر شدید بیمار ہے اور فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہے۔

● مکرمہ حمیدہ عفت صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب بر ہمی اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

قارئین الفضل ان سب کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور تمام احمدی بچوں اور بچیوں کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔

اعلان نکاح

مکرم احمد عالم وسیم ابن مکرم چوہدری محمد عالم صاحب (کلکٹر واپڈا) کا نکاح ہمراہ عزیزہ ارم افضل صاحبہ بنت مکرم ملک محمد افضل صاحب سیشن جج اینٹی کرپشن سرگودھا بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر ۳ نومبر ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سرگودھا نے پڑھایا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعثِ برکت بنائے۔

سانحۂ ارتحال

● مکرم مظفر الحسن صاحب (۵۷، راحت پارک سمن آباد لاہور) کے والد مکرم سید منعم الحسن صاحب ناظمی مورخہ ۱۷ نومبر ۸۹ء کو وفات پاگئے ہیں۔ آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔ موصوف نے تحریک جدید کے دفاتر میں لمبے عرصہ تک خدمات انجام دیں۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

● محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم میاں عزیز الدین صاحب احمد نگر ربوہ ۔ ۵ نومبر ۱۹۸۹ء کو وفات پاگئیں۔ موصوفہ بہت مہمان نواز تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے تدفین ۶ نومبر کو بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

● محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم صوبیدار میجر ملک محمد یعقوب صاحب ۴ نومبر بروز ہفتہ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ خواتین کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے

● مکرم ملک مبشر احمد صاحب فیصل آباد نے امداد مریضان کے لئے مبلغ پانچ صد روپے کا عطیہ بھجواتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ ان کے بیٹے ملک منور احمد صاحب اعجاز مقیم جرمنی ایک کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں، سینہ اور پیٹ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ پھیپھڑے بھی متاثر ہوئے ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

بڑے تعجب کی بات ہے کہ آخری زمانہ کے متعلق جس قدر نشانات تھے ان میں سے بہت پورے ہو چکے مگر پھر بھی لوگ توجہ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور اس کو ان لوگوں کی پرواہ نہیں جو اس سے لاپرواہی اختیار کرتے ہیں۔ یہ لوگ دنیا کے معمولی کاموں کے لئے کس قدر تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اس کا عُشرِ عشیر بھی دین کی تحقیق کے لئے محنت نہیں کرتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: پریس کانفرنس

دیکھ بھال کی اجازت دی جارہی ہے۔ جن احمدیوں کے سامان کو نیلام کیا گیا ہے اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ عبد الخالق صاحب۔ ۲۔ محمد یحییٰ صاحب۔ ۳۔ خان محمد صاحب۔ ۴۔ محمد ناصر ثاقب صاحب۔ ۵۔ عبد الرشید صاحب۔ ۶۔ رفیق احمد ثاقب صاحب۔ ۷۔ محمد شریف صاحب۔ ۸۔ نبات اللہ صاحب۔ ۹۔ نور محمد صاحب۔ ۱۰۔

انہوں نے کہا کہ ان تمام حالات کی اطلاع متواتر زبانی اور تحریری طور پر تمام حکام بالا کو دی جارہی ہے۔ لیکن ابھی تک بہتری کی صورت یا کوئی خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ بلکہ دن بدن حالات متواتر دگرگوں اور مخدوش ہوتے جارہے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ اس جمعہ پھر چک سکندر میں خون کا جمعہ بازار لگایا جائے۔ اور اس طرح خون کی ہولی کھیلی جائے۔ جس کا اعلان چند روز پہلے امیر محمد نے چک سکندر میں کیا ہے۔

مکرم راجہ غالب صاحب نے کہا کہ اس ہنگامی پریس کانفرنس کی صورت میں قومی پریس کی وساطت سے تمام ذمہ دار حکام اور محبِّ وطن عناصر کو بروقت اطلاع دینا ضروری سمجھا گیا ہے۔ تاکہ سب کے علم میں ہو کہ پنجاب میں عموماً اور ضلع گجرات میں خصوصاً چک سکندر اور کھاریاں کے نواح میں حالات کیا رُخ اختیار کر رہے ہیں۔ اور مذہبی منافرت کیا شکل اختیار کر رہی ہے۔ مقامی انتظامیہ کب تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے رہے گی۔ اور ان عناصر کی سرکوبی کے لئے کب کوئی قدم اٹھائے گی۔

انہوں نے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا کہ جناب پرویز الٰہی، صوبائی وزیر بلدیات اور دیہی ترقی اور پھر جناب چوہدری انور احسن صاحب مرکزی وزیر داخلہ اور جناب فخر زمان صاحب صوبائی صدر پنجاب پیپلز پارٹی یہ تینوں معزز اور با اختیار اور باوقار ہستیاں ضلع گجرات سے براہ راست تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن ضلع گجرات میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سلسلہ میں ان کی طرف سے کوئی خاطر خواہ اقدام نہیں اُٹھائے گئے۔

انہوں نے کہا کہ ان تینوں سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں اور حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ مذہبی منافرت کی ایسی سنگین شکل ملک و قوم کے لئے بہت خطرناک ثابت ہوگی۔ وزیر اعلیٰ صاحب پنجاب اور وزیر اعظم صاحبہ کی خدمت میں بھی یہی درخواست ہے۔

اس موقعہ پر انہوں نے اس تمام سانحہ کے متعلق چند مراسلات جو کہ چک سکندر کے رہنے والوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو چک سکندر کے موجودہ حالات کے بارے میں لکھے ہیں اُن کے کچھ اقتباسات اخبار نویسوں کو پیش کئے۔ مکرم راجہ صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ان واقعات کی اطلاع صوبائی ہوم سیکرٹری کو بھی دے دی گئی ہے۔

حملوں کے خطرہ کے پیش نظر احمدیوں کی صدر پاکستان سے اپیل

(ڈان اسلام آباد بیورو)

جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی کے امیر محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ حکومت پنجاب جماعت احمدیہ کے خلاف انتہا پسند مذہبی عناصر کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

یہاں ایک مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے صدر پاکستان غلام اسحٰق خان اور وفاقی حکومت سے اپیل کی ہے کہ احمدیوں کی جانیں اور ان کی املاک کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔ خصوصاً چک سکندر (نزد کھاریاں) کے گاؤں میں احمدیوں کی جانیں سخت خطرہ میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقامی مسجد کے امام نے گاؤں کے قریباً ایک سو احمدی کنبوں کو یہ دھمکی دی ہے کہ وہ جمعہ کے روز تک اپنے مذہب سے انحراف کا اعلان کر دیں ورنہ ان کے گھروں کو آگ لگا دی جائے گی۔ اور ان کا سامان نیلام کر دیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ ان انتہا پسندوں نے اس سے قبل چک سکندر میں ایک سو کے قریب احمدی گھروں کو آگ لگا دی تھی۔ یہ واقعہ اس سال جولائی میں ہوا تھا۔ اس کے نتیجے میں گاؤں کے احمدیوں کو اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا۔

انہوں نے حکومت پنجاب پر الزام عائد کیا کہ انہوں نے اس علاقے میں امن و امان نافذ کرنے والے اداروں کو یہ ہدایت کر رکھی ہے کہ احمدیوں کو کسی قسم کی کوئی امداد فراہم نہ کی جائے۔

(روزنامہ ڈان ۲۴ر نومبر ۱۹۸۹ء ص ۶)

خبریں

ملکی خبریں

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نوکر شاہی کے کچھ لوگ افغانستان میں بنیاد پرست حکومت کے قیام کی حمایت کر رہے ہیں شاید وہ افغانستان اور پاکستان کی بنیاد پر گریٹر پاکستان بنانا چاہتے ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ سے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ وہ اپنے ملک کے خفیہ محکمے پر پوری طرح سے کنٹرول حاصل نہیں کر سکیں۔

• وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف اور جمعیت العلمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل فضل الرحمٰن نے ولی باغ چارسدہ میں خان عبد الولی خان سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی اور ملک کی سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال بھی کیا۔

• وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں چند روز تک اہم تقرریاں اور تبادلے ہونگے سلیم عباس جیلانی نئے سیکرٹری دفاع ہونگے۔

• قومی اسمبلی کے رکن غلام مصطفےٰ کھر عوامی رابطہ مہم کے سلسلے میں پاکپتن جائیں گے۔ فخر زمان اور راؤ سکندر اقبال بھی انکے ہمراہ دورہ میں شریک ہونگے۔

غیر ملکی خبریں

• بھارت کے ایوان زیریں لوک سبھا کے تیسرے اور آخری مرحلے میں ۳۷ نشستوں کیلئے بہار، پنجاب اور سکم میں پولنگ ہوگی۔ اور ساتھ ہی ووٹوں کی گنتی کا کام بھی شروع ہو جائے گا۔ الیکشن کمشن نے گنتی کے مراکز کے اندر اور باہر حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے ہیں۔ وفاقی فورسز کی تعیناتی کے علاوہ پولیس کے مسلح و غیر مسلح سپاہیوں کو ضرورت پیش آنے پر مراکز میں داخلے کی اجازت بھی دے دی گئی ہے

• چین نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مغربی ممالک پر الزام لگایا ہے کہ وہ انسانی حقوق کے بہانے اسکے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں۔

• لبنان کے نئے صدر مسٹر الیاس ہراوی نے وزیر اعظم سلیم الحوث کی قیادت میں ۱۴ رکنی کابینہ تشکیل دی ہے۔ جسمیں تین عیسائی تین سنی مسلمان تین شیعہ مسلمان اور دروز اور دو یونانی نژاد وزراء شامل ہیں۔ نئی کابینہ میں ولید جنبلاط اور نبی بیری بھی شامل ہیں۔ جنرل عون نے کہا ہے کہ الیاس ہراوی کا انتخاب ایک مذاق ہے۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے
حب اطھراء پیش کرنیوالا مصروف خدمت
ادارہ کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون نمبر ۴۸۴۴۷ • ربوہ فون نمبر ۹۰۶
• قلعہ کالروالا • ملتان • کراچی

کمزوری نظر کورس
EYE SIGHT COURSE
۴۰ روزہ کورس قیمت ۷۵/-

کمزوری نظر دور کورس
MYOPIA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

کمزوری نظر مطالعہ کورس
READING EYESIGHT COURSE
۴۰ روزہ کورس قیمت ۷۵/-

بھینگاپن کورس
SQUINT COURSE
۴۰ روزہ کورس قیمت ۷۵/-

دو نظری کورس
DIPLOPIA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

آنکھوں کے متعلق تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷